اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خوشی کا سامان پیدا کر دیا اور ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍فروری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حقیقی صبر کامل توکل کو چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ (ابراھیم:۱۳) کہ ہمیں کچھ ہو تو نہیں گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہوئے اس پر توکل نہ کریں اور اس کے ساتھ ہی بعض مقامات پر وَلَنَصْبِرَنَّ آ گیا اور اس لئے ہم صبر کرتے ہیں۔

صبر کے کئی معانی ہیں اس لئے ہم خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔ استقامت کے ساتھ اس دین پر قائم ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ ہم صبر کرتے ہیں اس ابتلاء اور امتحان کے وقت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لئے آتا ہے کہ وہ دیکھے کہ ہم نے اس کے دامن کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے یا نہیں۔

کائنات کی اور انسانی زندگی کی حقیقت یہی ہے کہ جو ملتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اور بظاہر جس چیز کو دنیوی نگاہ تکلیف دہ پاتی ہے اس کے پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا سمندر موجزن ہوتا ہے وہ آزماتا بھی ہے ایسے حالات پیدا کر کے، وہ آزماتا بھی ہے خوشیوں کے سامان پیدا کر کے بھی۔

ابھی ایک حادثہ گزرا، سخت ہے وہ لیکن جو تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کا ہوتا ہے، ایسی

ہزار قربانیاں بھی دینی پڑیں تو اس تعلق کو توقطع نہیں کیا جاسکتا نہ وہ تعلق قطع ہوسکتا ہے۔

پھر وہ خوشی کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے اور پچھلی پیر (یکم فروری) کو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک خوشی کا سامان پیدا کر دیا۔ ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا۔ جس کا نام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ رکھ گئے تھے۔ ابھی لقمان چھوٹا تھا، کم عمر اور اس کا بھائی فرید قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ مکرم مولوی ارجمند خاں صاحب مرحوم سے۔ تو یہ آیت اس وقت آ گئی پڑھتے ہوئے
اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ (لقمٰن:۱۴)

لقمان بہت چھوٹا تھا۔ تو یہ غصے میں آ کے کہنے لگا یہ میرا نام کیوں لے رہے ہیں مجھے چڑانے کو؟ مولوی صاحب نے کہا میاں یہ تمہارا نام نہیں لے رہا، یہ قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہے۔ تو لقمان اپنے بچپنے میں کہنے لگا کہ اس وقت مَیں کوئی تھا؟ تو حضرت صاحبؓ کو جب لطیفہ سنایا ہم نے تو بہت ہنسے اور پھر نام رکھنے شروع کئے اس کے بیٹوں کے، چھ، سات نام رکھ دیئے، رضوان، عثمان، عمران، عدنان، سلمان، عرفان۔ وہ نام نوٹ کئے ہوئے تھے تو رضوان تو جو پہلا اس کا لڑکا تھا، اس کا نام رکھا گیا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کو بھی دور کرے، وہ پریشانیاں بھی جن کا اسے احساس ہے اور وہ بھی جن کا اس عمر میں اسے احساس نہیں پیدا ہوسکتا۔

اور جب اس دوسرے بیٹے کے نام رکھنے کا سوال پیدا ہوا، مجھے خیال آیا کہ نام تو بہت سارے رکھے ہیں اگر ان میں سے خود میں انتخاب کروں۔ پھر میرا بھی حصہ بیچ میں آ جائے گا ناانتخاب میں۔ تو میں نے کہا کہ اس طرح نہیں نام رکھتے بلکہ قرعہ ڈالتے ہیں۔ تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو نام رکھے تھے، ایک تو رکھا جاچکا تھا رضوان، باقی جو تھے ان کو پرچیوں پہ لکھ کے قرعہ نکالا تو ''عثمان'' نکلا تو عثمان نام رکھا گیا۔ میں نے اس سے پہلے ذکر نہیں کیا تھا کہ میری خواہش ہے کہ میں عثمان رکھوں یعنی ان ناموں میں سے عثمان کا انتخاب کروں۔ میں نے باپ سے پوچھا تھا کیا نام رکھنا ہے؟ تو لقمان کہنے لگا جو آپ کی مرضی۔ تو میں نے سوچا کہ جو آپ کی مرضی یہ کہہ رہا ہے تو میں بھی اپنے باپ کو کہوں جو آپ کی مرضی قرعہ نکال لیتے ہیں تو قرعے میں یہ نام رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ نے خوشیوں کا سامان پیدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ

حَالٍ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحة:۲) سب تعریفیں اسی کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

جماعت اور خلیفۂ وقت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ یورپ میں بھی میں نے بعض دفعہ اعلان کیا اس کا بعض سوالوں کے جواب میں۔ تو خلافت کی وساطت سے وہ اس خوشی میں بھی شامل ہوئے جو ذاتی بھی ہے۔

اور خدا تعالیٰ کرے کہ دین کے خادم ہوں سب بچے، یہ بھی ان میں سے ہو۔ خدا کرے کہ وہ ذریتِ طیبہ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ننھی جان کو عمر، صحت کے ساتھ اس ذریتِ طیبہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جس رنگ میں میرے بھائیوں نے اور بہنوں نے اس خوشی میں شرکت کی ہے میں الفاظ نہیں پاتا کہ ان کا شکریہ ادا کروں خصوصاً اہلِ ربوہ نے جس رنگ میں خوشی کا اظہار کیا۔ دعا کر سکتا ہوں، دعا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزا دے اور آپ کے گھروں کو بھی نیک اور پاک اولاد سے، طیب ذریت سے معمور کر دے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍مارچ ۱۹۸۲ء صفحہ ۲، ۳)